REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۸ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۱؎

جلد ۴۷/۱۲ ۲۳ تبوک ۱۳۳۸ھ ش ۲۳ ستمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

— لاہور ۲۲ ستمبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت سردرد کی شکایت کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پٹسبرگ میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی گیارھویں سالانہ کنونشن

امریکہ کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۲۶ جماعتوں کے نمائندوں کی شرکت

واشنگٹن (بذریعہ ڈاک) امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اپنے تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت ہائے امریکہ کی گیارھویں سالانہ کنونشن پٹس برگ میں مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست کو نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ۲۶ مقامات سے احباب جماعت شریک ہوئے۔ بوسٹن۔ کیمبرج۔ ٹرینٹن۔ ونسٹن ٹاؤن۔ نیویارک۔ ماؤنٹ کلیر نیوآرک۔ بالٹی مور۔ واشنگٹن۔ ڈی سی لوئی ول۔ ایبنسر برگ۔ پٹس برگ۔ ڈیکین واشنگٹن۔ پنسلوینیا۔ ینگس ٹاؤن۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹرائٹ۔ شکاگو۔ لورکی۔ ڈیٹن۔ انڈیاناپولس۔ سنسناٹی۔ کینال زون۔ لوئی ول۔ سینٹ لوئیس۔ کینیڈا

مورخہ ۲۹ اگست کا اجلاس شوریٰ کے طور پر منعقد ہوا جس میں ہر جماعت کا ایک ایک نمائندہ شریک ہوا اور جس میں تربیتی، تبلیغی، مالی اور معاشی امور پر غور کیا گیا

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجلاس ۳۰ اگست کو ہوئے بقیہ تمام اجلاسوں میں غیر مسلم پبلک بھی شامل ہوتی رہی۔ مشاورتی اجلاس میں تمام نمائندگان جماعت ہائے امریکہ نے فیصلہ کیا کہ حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں احباب جماعت امریکہ کے گہرے اور دلی جذبات غم اور ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ ترین مدارج عطا فرمائے آمین

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے امریکہ کے نئے سال کے پروگرام میں برکت ڈالے اور اسے اسلام کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ کنونشن کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ جلد ارسال کی جائے گی۔

(بتوسط وکالت تبشیر)

فلپائن کے احمدی احباب کے لئے دعا کی درخواست

فلپائن سے ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان جزائر میں جہاں احمدی آباد ہیں بحری ڈاکوؤں کے حملوں کا خطرہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اب فوج کی تعیناتی کی وجہ سے کچھ سکون ہو گیا ہے۔ احباب کرام احمدی احباب کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کراچی سے ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۲ ستمبر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جن کو پچھلے دنوں کراچی میں ٹانگہ سے گر جانے کے باعث شدید چوٹیں آئی تھیں۔ اور ایک پسلی میں فریکچر بھی ہو گیا تھا۔ کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ تشریف لے آئے۔ بعض احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر مکرم مولانا صاحب کا استقبال کیا اسٹیشن سے آپ بذریعہ جیپ اپنے مکان واقعہ احمد نگر تشریف لے گئے۔ آپ کی طبیعت تاحال ناساز ہے اور پسلیوں میں جو ضربات آئی تھیں وہ ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوئی ہیں۔ احباب مکرم مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا نیا دفتر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا دفتر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر سے منتقل ہو کر گول بازار میں ادارہ خدمت خلق کے ساتھ والی دوکان میں آ گیا ہے اس لئے آئندہ خریداران کتب اور دیگر احباب ہمارے پاس گول بازار میں تشریف لا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

منیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۸ء

صداقت شعاری

(۱)

جن لوگوں نے قرآن کریم کا سرسری طور پر بھی مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اعلان کیا ہے کہ کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ کافروں اور منکروں کو سزا بھی دی جائے گی۔ تو

لیھلک من ھلک عن بینۃ

یعنی جبتک یہ ثابت نہیں ہو جائیگا کہ کسی نے فلاں جرم کیا ہے اور اسکو اچھی طرح جتا نہیں دیا جائیگا۔ کہ اسنے یہ جرم کیا ہے۔ اس جرم کی سزا میں اسکو ہلاک نہیں کیا جائیگا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کیساتھ پورا پورا انصاف برتا جائے گا۔ محض قیاس سے کسی کو مجرم نہیں گردانا جائے گا۔ آپ دیکھیں گے قرآن کریم کی روح یہی عدل و انصاف کا اصول ہے۔

قضی بینھم بالقسط

وھم لا یظلمون

پھر آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں صداقت و انصاف کی یہی روح ساری و جاری نظر آئے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معاملہ میں اتنے نازک مزاج تھے کہ اگر صحابہ کرام میں سے کسی سے ذرا بھی کوئی بات انصاف سے ہٹی ہوئی دیکھتے۔ تو آپ سختی سے اس کی زجر و توبیخ کرتے۔ اور اس کے فعل سے اپنی بریت کا اظہار فرماتے۔ چنانچہ جب حضرت خالدؓ نے جن کو آپ نے سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ ایک سریہ میں آپ کی ہدایات کے خلاف ایک قوم کے ساتھ سختی کی۔ اور آپ کو خبر ملی۔ تو آپ نے اس بے انصافی سے کھلم کھلا اظہار بیزاری فرمایا۔ ایک صحابی کو اس بات پر سخت تنبیہہ فرمائی کہ اس نے میدان جنگ میں ایک محارب کو زبان سے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ اور اس فعل کے لئے یہ عذر پیش کیا۔ کہ اس نے محض قتل سے بچنے کے لئے جھوٹی زبان سے کلمہ شریف پڑھ دیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

"کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا"۔

الغرض صداقت شعاری اور دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرنا اسلام کا پہلا اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اسی اصول پر انحصار رکھتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ جس فرد یا جماعت کا یہ شعار نہ ہو۔ وہ حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ خواہ وہ منہ سے ہزار دعوے کریں۔ خاصکر کوئی جماعت جو دعوے لیکر اٹھتی ہے۔ کہ وہ تجدید و احیائے دین کا کارنامہ سرانجام دینا چاہتی ہے۔ اگر وہ صداقت شعاری اور عدل و انصاف کے اس قرآنی معیار پر پوری نہیں اترتی۔ تو ایسی جماعت یا فرد کا دعوے نہ صرف جھوٹا ہے بلکہ نہایت فریب کارانہ ہے مکاری ہے ظلم ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر جماعت احمدیہ بھی اس معیار پر پوری نہیں اترتی۔ تو یہ جماعت الٰہی جماعت تو کیا معمولی اسلامی جماعت بھی کہلانے کی مستحق نہیں۔ اور اسکے دعاوی جھوٹے ہیں۔ یا اگر کوئی احمدی صداقت شعاری اور دوسروں سے عدل و انصاف برتنے سے گریز کرتا ہے۔ اور اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ تو وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ اس لئے الفضل نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ وہ صداقت شعاری اور دوسری جماعتوں بلکہ مخالفین کے ساتھ عدل و انصاف کے اصول پر ہی سلوک کرے۔ اور کسی پر غلط الزام نہ لگائے۔ اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے۔ تو فوراً اس کی تلافی کر دے الا ماشاء اللہ

اس کے برخلاف ہم نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اور امام جماعت احمدیہ پر بہتان طرازی ہی عام قاعدہ بن گئی ہے۔ آج تک ہمیں ایک واقعہ کا بھی ایسا تجربہ نہیں ہوا۔ کہ احمدیت اور امام جماعت احمدیہ پر کوئی ایسا حملہ کیا گیا ہو۔ جس کی بنیاد صداقت پر ہو۔

(۲)

اس حقیقت سے پاکستان کے تمام مسلمان اچھی طرح واقف ہیں کہ بعض دینی جماعتوں نے پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی تھی۔ ان میں سے ایک مودودی صاحب کی جماعت اسلامی ہے جس نے ۱۹۴۶ء کے فیصلہ کن انتخابات میں امیر جماعت کے حکم پر غیر جانبداری اختیار کی تھی۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کے تخیل کے ساتھ یہ کھلم کھلا دشمنی تھی۔ اگر ان انتخابات میں مسلم لیگ کو جو پاکستان بنانے کا مقصد رکھتی تھی کامیابی نہ ہوتی۔ تو پاکستان کبھی معرض وجود میں نہ آتا۔ الا ما شاء اللہ۔ اس لئے مسلم لیگ کے حق میں ان انتخابات میں ووٹ نہ ڈالنا پاکستان سے عملی دشمنی ہے۔

مودودی صاحب تعمیر پاکستان کے سخت دشمن تھے۔ یونہی نہیں بلکہ ان کے پاس بزعم خود نہایت پختہ دلائل تھے۔ آپ ان کی تصنیف "مسلمانوں کی سیاسی کشمکش" کا "تیسرا حصہ" پڑھ جائیے۔ یہ ایک نہایت اہم دستاویز ہے جس سے پاکستان کے متعلق آپ کی ذہنیت کا پتہ لگتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آپ نہ صرف پاکستان کے حامی لیڈروں کے ارادوں کا تجزیہ فرما رہے ہیں۔ بلکہ عوام کی غیر مسلمانہ ذہنیت اور ان کے مقاصد کا پردہ بھی چاک کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے اندر مسلمانوں کے اس اختلاف مقاصد پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ آپ نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم تو کلکتہ کا ٹکٹ خرید چکے ہیں۔ اب اس خیال سے کہ کراچی کی گاڑی تیار ہے۔ اس پر کس طرح سوار ہو جائیں اس سے بھی زیادہ آپ نے اس مسئلہ کے نازک ترین پہلوؤں تک پر ناک بھوں چڑھائی۔ اور اس امکان کو بھی رد کر دیا۔ کہ ایک ارضی خطہ مسلمان الگ بنا کر اس میں کبھی اسلامی قانون کے مطابق حکومت چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمیں اس کے لئے حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ اسلامی جماعت کا ہر فرد ان باتوں کو اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہے۔ چنانچہ رسالہ "تجلی" کے مودودی ایڈیٹر نے اپنے مضمون میں جو آپ مولانا منظور احمد صاحب نعمانی کے اعتراضات کے جواب میں لکھ رہے ہیں۔ اور جو اس کی قسط چہارم ایشیا ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں بایں الفاظ اسکو تسلیم کیا ہے۔ ۱۹۴۶ء میں انتخابات میں حصہ نہ لینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"۱۹۴۶ء کے جنرل الیکشن کے پس منظر میں کسی قرآن و سنت والے دستور کا وعدہ کیا تذکرہ نہ تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔

(باقی دیکھیں صٖ پر)

بہشتی مقبرہ

وہ کیفِ عشق سے مخمور مقبرہ کی فضا
زمیں سے تا بفلک نور مقبرہ کی فضا

حسیں قطاروں میں ہیں محوِ خواب زیرِ زمیں
خدا کے بندے وہ زندہ دلانِ عرش نشیں

مسیحِ پاک کے انصار چاند کے ہالے
نیازِ عشق کی راتوں میں تارے گننے والے

مئے وصال سے مدہوش ہو گئے آخر
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر

یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہلِ جنوں
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں

یہاں خدا کی رضا کے غلام بستے ہیں
یہ لوگ جن کو فرشتے سلام کہتے ہیں

مری نظر میں ہے جنت نشاں یہاں کی زمیں
خدا گواہ بہشتی ہیں ان گھروں میں مکیں

خوشا نصیب کہ منزل کو پا گئے ناہید
خدا کے پاک مسیحؑ کے پا گیا ہے مرید

عبدالمنان ناہید

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نویں کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت اقدس کا روح پرور پیغام

خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع، جماعت کی ترقی کے لئے اہم تجاویز

کامیاب تبلیغی جلسہ، لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم عبد الحی صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا۔ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۴)

لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ جمعہ کے روز پہلے اجلاس کے بعد لجنہ اماء اللہ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو اپنے اپنے اجلاس کرنے کا موقع دیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ نے جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے روز بھی ایک گھنٹہ وقت اجلاس پر صرف کیا۔ مختلف لجنات کی رپورٹیں سنیں۔ آئندہ کے طریقِ کار پر بحث کی اور ترقی کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ جن جن جماعتوں میں ابھی لجنہ قائم نہیں ہے۔ ان میں لجنہ کے قیام کی تحریک کی۔

انصار اللہ کا اجلاس

مجلس انصار اللہ نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ کے لئے ان کی طرف سے بھی ایک رسالہ شائع ہونا چاہئیے۔ جس میں علاوہ دوسرے امور کے روحانی امور پر زیادہ زور دیا گیا ہو۔

ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس

ناصرات الاحمدیہ نے بھی اپنی اپنی مجالس کی رپورٹ پیش کی اور ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ان کا ایک علیحدہ رسالہ بھی شائع ہونا چاہئیے۔ جس کا کام ناصرات میں جوش عمل پیدا کرنا۔ اور ان کی تربیت کرنا ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اکتوبر میں ... خدام الاحمدیہ کی تعلیمی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں ناصرات بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

خدام الاحمدیہ کا اجتماع کانفرنس سے ایک روز قبل یعنی ۱۷ جولائی کو جھنڈا لہرانے کی رسم سے شروع ہوا۔ جب جھنڈا لہرایا جا رہا تھا۔ اس وقت خدام نے تین بار اونچی آواز سے عہد نامہ دوہرایا۔ جھنڈا لہرانے کے بعد کانفرنس ہال میں جلسے کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد گاروت کی مجلس کے زعیم باقر صاحب نے افتتاحی تقریر میں اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد صدارت کے فرائض خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے صدر آرٹانگ حمید صاحب کو سونپ دئے گئے مکرم جناب شاہ صاحب نے مختصر سی تقریر میں خدام کو اپنی ذمہ واریوں کے متعلق توجہ دلائی۔ اس کے بعد مجالس نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ اس وقت انڈونیشیا میں ۱۴ جگہ مجالس قائم ہیں۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ قواعد وضوابط کے متعلق جو مسودہ تیار ہو چکا ہے اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے جو مکرم جناب رئیس التبلیغ کی نگرانی میں آخری فیصلہ کرے۔ سال رواں کے لئے ۲۷۳۰ روپے کا بجٹ آمد مقرر کیا گیا خدام الاحمدیہ نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ ہمارا ایک علیحدہ رسالہ شائع ہونا چاہئیے اور یہ کہ اس سال بھی اکتوبر کے مہینے میں تعلیمی کلاس جاری کی جائے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس رات کے آٹھ بجے شروع ہوا۔ یہ اجتماع تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔ سب سے پہلے خاکسار نے تقریر کی اور اجتماع کے سلسلے میں بعض امور بیان کئے اس کے بعد راڈن سوجادی صاحب نے یہ بتایا کہ اسلام کی مذہبی تعلیم میں سوشل امور کو اس طرح سے پیوستہ کر دیا گیا ہے کہ دونوں ایک ہی وجود کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اسلام نے جوش دار تعلیم دی ہے۔ اس کا اثر غیروں کو بھی قبول کرنا پڑا ہے یہ اجلاس رات کو قریباً ساڑھے دس بجے ختم ہوا۔ ۱۸ کی صبح کو بھی آٹھ بجے سے دس بجے تک خدام کا اجتماع جاری رہا۔ جس میں گزشتہ روز کے فیصلے پیش کئے گئے اس دفعہ کا سب سے اہم فیصلہ یہ ہے کہ آئندہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع کیمپ کی صورت میں منعقد ہو۔ اور اس کے لئے وہی شہر مقرر کیا جائے۔ جہاں جماعت احمدیہ کی کانفرنس منعقد ہوگی۔

تبلیغی جلسہ

ہمارے تیسرے روز کی کانفرنس یعنی تبلیغی جلسہ صبح آٹھ بجے مڈل سکول کے ہال میں جناب سکری برمادی صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے بعد شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم جناب سکری برمادی صاحب نے مختصر الفاظ میں حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی حضور کے پیغامات دوبارہ سنائے گئے۔ اس کے بعد خاکسار کی "آنحضرت صلعم انسان کامل کی حیثیت میں" کے موضوع پر ۴۰ منٹ تقریر ہوئی۔ مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب نے "خلافت فی الاسلام" کے موضوع پر ۳۰ منٹ تقریر کی۔ تیسرے نمبر پر مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب نے "قرآن کریم دنیا کی مشکلات اور خرابیوں کا علاج پیش کرتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے آخر میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے سلسلہ احمدیہ کے موضوع پر ۴۰ منٹ تقریر کی۔

جلسے کے بعد جناب سکری برمادی صاحب نے کہا کہ خدا کے فضل سے بعض لحاظ سے اس دفعہ کا تبلیغی جلسہ پہلے سارے جلسوں سے

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نبی کریمؐ کی اصلاح ایک عظیم الشان معجزہ ہے

"ہمارے نبی اکملؐ کی برکات جس قدر ظہور میں آئیں اگر تمام خوارق کو الگ کر دیا جاوے تو صرف آپ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر کوئی اس حالت پر غور کرے جب آپ آئے۔ پھر اس حالت کو دیکھے جو آپ چھوڑ گئے تو اس کو ماننا پڑے گا کہ یہ اثر بذاتِ خود ایک اعجاز تھا۔ اگرچہ کل انبیاء عزت کے قابل ہیں لیکن ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو نبوت تو درکنار خدائی کا ثبوت بھی اس طرح نہ ملتا۔ آپ ہی کی تعلیم سے قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد کا پتہ لگا۔ اگر توریت میں کوئی ایسی تعلیم ہوتی اور قرآن شریف اس تصریح ہی کرتا تو نصاریٰ کا وجود ہی کیوں ہوتا۔ غرض قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتائیں اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل عالم اور فلسفی کی پرورش کے واسطے ہر طبقہ کے سوالات کا جواب۔ غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا جس کی اصلاح کا طریقہ نہ بتائے۔ یہ ایک صحیفہ قدرت تھا جیسے کہ فرمایا۔ فیھا کتب قیمۃ (پ ۳۰) یہ وہ صحیفے ہیں جن میں کل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے کہ اس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔"

(ملفوظات ص ۳۷-۳۸)

اچھالا ہے۔ اسی طرح غیر از جماعت دوستوں میں سے بعض نے کہا کہ تقاریر ساری کی ساری اہم اور معلومات سے پُر تھیں۔

جلسہ میں "پیغام احمدیت" اور مکرم جناب شاہ صاحب کی تقریر "سلسلہ احمدیہ" بطور ریکارڈ تقسیم کیا۔ دوسری اس دفعہ ساری تقاریر Tape recorder کے ذریعے ریکارڈ کی گئیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی جماعت میں مقرر میسر نہ آ سکے تو وہ موقعہ کے مناسب ان تقریروں میں سے کوئی تقریر حاضرین کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ جلسے کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور نہ صرف جماعت کے دوست بلکہ کئی ایک مہمان بھی برآمدوں میں کھڑے ہونے پر مجبور تھے۔ مستورات کے لئے الگ جگہ کا انتظام تھا۔ خدا کے فضل سے حاضرین یہ اثر لے کر گئے کہ جماعت احمدیہ جو کچھ پیش کرتی ہے نہ صرف یہ کہ وہ اسلام کے مطابق ہے بلکہ یہ کہ اس وقت احمدیت ہی اسلام کی صحیح تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر سکتی ہے ۔ ۔ ۔

انتارا (Antara) خبر رساں ایجنسی کی طرف سے جلسہ کی خبر نشر کی گئی۔

پریس و ریڈیو میں خدا کے فضل سے ہماری کانفرنس کے متعلق کافی وضاحت سے خبریں نشر کی گئی ہیں۔ بالآخر قارئین کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی جلد از جلد کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں اور اس طرح ہماری امداد کریں۔ ——— اللہ تعالیٰ ہم سب کی کمزوریوں کو دور کرے۔ اور ہمیں پُر جوش سے کام کرنے کی توفیق دے۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے محمد ظفر اقبال ہاشمی ساکن چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ کا نکاح بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر سیدہ قیصرہ تنویر بنت سید نذیر احمد شاہ صاحب بخاری ساکن سیدانوالی نئی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ محترم محمود احمد صاحب ہاشمی ایڈووکیٹ لاہور نے سید محمد اسلم شاہ بخاری کے مکان پر سیالکوٹ میں مورخہ ۵۸/۱۳ کو پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(سید علی ہاشمی ساکن چہور ۱۱ ضلع سیالکوٹ)

حضرت اُمّ ناصرؓ کی یاد میں

(از محترمہ عائشہ رحمت علی صاحبہ اہلیہ مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا)

حضرت اُم ناصرؓ کا مجھے کامل چالیس سال تک فیضانِ صحبت حاصل رہا۔ ان کا پُر وقار مسکراتا ہوا چہرہ، محبت و غمخواری کے جذبات سے پُر دل، اور نیکی کے ہمیشہ نئے سے نئے راستے تلاش کرتے رہنے والا دماغ ان کے بلند روحانی مقام کو ظاہر کرتا تھا۔

میں جب سے بیاہی آئی۔ یوں تو اسی وقت سے ہی مجھے حضرت اُم ناصر کا فیضانِ صحبت حاصل تھا۔ مگر میرے شوہر مولوی رحمت صاحب مرحوم و مغفور کے بہ سلسلہ تبلیغ جاوا سماٹرا چلے جانے پر جب میں مغموم اور اداس ہوئی تو انہوں نے کچھ اس انداز سے میری غمخواری فرمائی کہ میں اپنے غم کو بھول گئی۔ اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ اور اس کے بعد میرے شوہر پینتیس سال تک جاوا سماٹرا اور انڈونیشیا وغیرہ میں مبلغ کے فرائض سر انجام دیتے رہے مجھے یہ خوشی ہے کہ مفارقت کا یہ طویل زمانہ میں نے بڑے اطمینان اور احساسِ ایثار کے ساتھ کامیابی سے بسر کیا لیکن میری طبیعت میں اس سلسلہ میں جو انقلاب ہوا۔ وہ سو فیصدی حضرت اُم ناصرؓ کا پیدا کردہ تھا۔ میری اس آزمائش کے ابتدائی زمانہ میں آپ بلاناغہ روزانہ میرے گھر تشریف لاتی رہیں۔ اور نہ صرف مجھے نصیحت کرتی رہیں۔ بلکہ مجھے مصروف رکھنے کے لئے نئی سے نئی ترکیبیں عمل میں لاتی رہیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ میرے ہر دکھ اور خوشی میں شریک ہوتی رہیں۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے اور یاد ہی نہیں بلکہ اس وقت جب کہ میں یہ سطور لکھ رہی ہوں۔ وہ تمام مواقع ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے سامنے آ رہے ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی تکلیف درپیش آئی تو آپ فوراً خود میرے پاس پہنچ گئیں۔ مجھے بار بار استغفار کرنے کی تلقین کی۔ خود دعا میں مصروف ہوئیں اور دعا کے بعد انتہائی سنجیدگی سے اس تکلیف کا علاج سوچنے لگیں۔

حضرت اُم ناصر کے الفاظ میں بیحد اثر تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کی وجہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ آپ کی طبیعت میں سوائے خلوص کے اور کچھ نہ تھا۔ تکلیف زدہ آدمی کی مدد کر کے آپ کو بے حد خوشی ہوتی۔ مجھے ایک بھی مثال ایسی یاد نہیں کہ آپ کو کسی کی تکلیف کا علم ہوا ہو اور آپ نے اپنے حالات کے مطابق اس کی مدد نہ کی ہو۔ فرمایا کرتی تھیں کہ موجودہ معاشرہ میں جو خرابیاں ہیں ان کی بنیاد غیبت پر ہے غیبت سے آپ کو بے حد نفرت تھی۔ مجھے کئی واقعات یاد ہیں۔ جب میری موجودگی میں کسی بہن نے حضرت اُم ناصرؓ کے سامنے کسی دوسری بہن کی غیبت کرنی شروع کر دی میرے کان کھڑے ہو جاتے۔ اور میں منتظر ہوتی کہ دیکھیں حضرت اُم ناصر اب کیا فرماتی ہیں۔ اکثر یہ ہوتا کہ آپ اس بات کا رُخ یکسر بدل دیتیں۔ اور کوئی دوسری ایسی بات خود شروع کر دیتیں۔ جس میں غیبت کرنے والی بہن کو دلچسپی معلوم ہوتی ہو تا وہ اپنی اصل بات بھول جائے اور غیبت وہیں ختم ہو جائے

حضرت اُم ناصرؓ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے بے حد محبت تھی۔ یہ محبت اس وجہ سے بھی یقیناً تھی کہ حضور آپ کے خاوند تھے۔ اور خاوند بھی دنیا کے بہترین موجودہ انسان۔ لیکن آپ کو حضور سے اس لئے بھی محبت تھی کہ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں اور خود حضرت مسیح موعود حضور کو لے کر حضرت اُم ناصر کو بیاہ نے گئے تھے۔ مجھے یاد ہے بتقاضائے بشریت اگر حضور کے گھر میں کبھی کوئی ناخوشی کی صورت پیدا ہو جاتی تو آپ نہایت سنجیدگی سے فرماتیں "میرے لئے یہی بات بڑے فخر کا مقام ہے کہ حضور کے لئے میرے میکے سے خود حضرت مسیح موعود مجھے لائے تھے"۔ پھر آپ مسکرا دیتیں اور تمام ناراضگی دور ہو جاتی۔

مجھے حضرت اُم ناصر اپنی بہن سمجھتی تھیں اور عمر بھر بہن جیسا ہی سلوک کیا۔ یہی نہیں بلکہ میرے حالات پر برابر نگاہ رکھتیں۔ اور مجھے بھی اکثر طلب فرماتی رہتیں بعض دفعہ آپ باہر تشریف لے جاتیں۔ تو مجھے بھی ہمراہ لے جاتیں۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ لاہور آئیں۔ تو میرے مکان پر بھی تشریف لے آئیں بڑی دیر تک آپ شفقت بھری گفتگو فرماتی رہیں۔ اور کرید کرید کر میرے حالات دریافت فرماتی رہیں۔ پھر خواہش کی کہ میں بھی آپ کے ہمراہ مری چلوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ مری جا کر آپ ابدی نیند سو جائیں گی افسوس کہ میں آپ کے اس آخری فیضانِ صحبت سے محروم رہی۔ جو مری چلے جانے کی صورت میں مجھے میسر آ جاتا مری میں بھی آپ نے مجھے یاد فرمایا۔ مگر آپ کی اس یاد فرمائی کی اطلاع مجھے آپ کی وفات کے بعد ملی۔ یہ آپ ہی کی شفقت بے پایاں کا نتیجہ ہے کہ آپ کے بچے بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھے عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ میرے دل اور دماغ کی تربیت خود حضرت اُم ناصرؓ نے کی تھی۔ میری زندگی کے اوائل میں مجھے اپنے شوہر سے طویل عرصہ جدا رہنا پڑا۔ تو آپ نے غمخواری کی۔ لیکن اب؟ یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ کی وفات کے چند دن بعد میرے شوہر بھی اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ اس موقعہ پر مجھے حضرت اُم ناصر کی شفقت محبت اور غمخواری کی بے حد ضرورت تھی اس وقت مجھے پہلے سے بھی زیادہ ان کی محبت بھری آواز کی ضرورت تھی۔

حضرت اُم ناصر پاکیزگی کا مجسمہ تھیں جنت آپ کی منتظر تھی۔ آپ جنت میں پہنچ گئیں۔ آپ بھی خوش آپ کا خدا بھی خوش مگر میں اپنی حرماں نصیبی پر آنسو بہاتی ہوں۔ اور آپ کے روحانی درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتی ہوں۔ آواز گلے میں گھٹتی ہے۔ مگر اس گھٹتی ہوئی آواز سے دعا کئے جاتی ہوں ـــ

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ بدستور بیمار ہیں کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ۔ احباب کرام اور درویشان قادیان شریف سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے

خاکسار کظیم الرحمٰن ـــــ ربوہ

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

(از خورشید احمد صاحب منیرؔ واقف زندگی۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور)

(۶)

اچھے درخت کی پہچان

الغرض عالم میں منظم طریق پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اور بزرگان امت رحم اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قیام شریعت اور اشاعت اسلام کا جو جہاد جماعت احمدیہ سر۔تن۔ دھن کی قربانی دے کر سرانجام دے رہی ہے گذشتہ اشاعتوں میں اس کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ غیر از جماعت معتقدین اور شرفاء کی قلم سے کیا گیا ہے۔ جن میں سے بعض جماعت کے شدید مخالف بھی ہیں۔ مگر وہ بھی جماعت کی شاندار دینی خدمات سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ گو ان میں سے بعض نے اپنی قوم کو ہوشیار کرنے کے لئے لکھا ہے۔ لیکن دراصل طوعاً و کرہاً اظہار حقیقت کے طور پر انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ اس زمانہ میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو منظم طور پر ایک طرف تو قیام شریعت میں مشغول ہے اور دوسری طرف اشاعت شریعت کے مقدس جہاد کے لئے دنیا کے کناروں میں پھیل چکی ہے اور کھلم کھلا اعتراف کیا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف موجودہ مادی ترقیات اور ایجادات کے دور میں اسلام پر نئے نئے وغیرہ اعتراضات کرنے والوں کا رد مدافعت کے طور پر کر رہی ہے۔ بلکہ ان کے گھروں میں پہنچ کر اسلام کی طرف سے زبردست جارحانہ حملے کر رہی ہے اور اپنے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے ذریعہ اسلام کی صداقتیں اور تازہ آسمانی نشان اقوام عالم کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں پھیلا رہی ہے۔ غیر اقوام کے مرکزوں میں مساجد کی تعمیر کر کے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمد الرسول اللّٰہ کی صدائیں بلند کر رہی ہے دنیا کے چپہ چپہ میں توحید اور سید ولد آدم حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے قیام کے لئے بیقرار نظر آتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے متعلق مندرجہ بالا اظہار حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اہل انصاف و دیانت حضرات کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ وہ سنجیدگی سے غور کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو سامنے لاکر انصافاً سوچیں کہ کیا قیام شریعت اور اشاعت اسلام کے ایسے عظیم الشان کام بے انتہا مشکلات اور چاروں طرف سے مخالفت کے طوفانوں کا مقابلہ کرکے کذاب مفتری اور دجال سرانجام دیا کرتے ہیں یا راستباز۔ بالخصوص اللہ اور اس کی پاک جماعتیں؟ مشہور مقولہ ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" پس آپ انصافاً اس طریق سے بھی جماعت احمدیہ کی سچائی اس کے پھل یعنی کام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ اور جماعت میں شامل ہو کر اشاعت اسلام کے اس عظیم الشان جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جو جماعت اقصائے عالم میں سرانجام دے رہی ہے ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

آسان طریق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچائی معلوم کرنے کا ایک آسان طریق جو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بتایا ہے۔ ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔ ایک طالب صادق اس طریق سے بھی اپنی تسلی اور اطمینان قلب کر سکتا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ اگر خالی الذہن ہو کر صدق نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور چالیس روز تک اس کے حضور یہ عاجزانہ دعا مانگیں کہ وہ سچی راہ ان پر کھول دے تو مجھے یقین ہے کہ خدا ان کی راہبری کریگا۔ اور احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کر دے گا۔" ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

وقت کی قدر کرو

معزز بھائیو! زمانہ کے حالات پر نظر کرکے اس موعود وقت کو پہچانو جس کی انتظار میں بہت سے بزرگ اپنی حسرتیں اور تمنائیں لے کر اس جہان سے رخصت ہو گئے۔ آپ کو یہ زمانہ دیکھنا نصیب ہوا ہے اس کی قدر کرو اور خدا تعالیٰ کے مامور کی جماعت میں شامل ہو کر اصلاح نفس اور اشاعت اسلام کے بابرکت جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ اس زمانہ میں کامیابی و کامرانی کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر اس زمانہ میں کوئی تنظیم اور اس کی کوششیں عنداللہ ہرگز قابل قبول نہیں

حرف آخر

یہ مقدر ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی وہ دن چڑھے گا۔ جبکہ دنیا کا ایک ہی معبود اور ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہوگا۔ اور ساری دنیا سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھے گی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کا ٹلنا ممکن نہیں یہ بات کسی انسانی دماغ کی ایجاد نہیں بلکہ مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ خدائے علیم و خبیر سے اطلاع پاکر دنیا کے سامنے اعلان فرما چکے ہیں کہ:

"اے لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے کہ جس نے زمین و آسمان بنایا کہ وہ اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

بعثت این اجہ نصرت راد ہیچند لے رخی و رز
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

پس مبارک ہیں وہ جو ندامت کے دن سے پہلے وقت کو پہچان لیں اور فتح کا دن قریب لانے میں خدائی تقدیر میں شامل ہو کر عنداللہ سرخرو ہوں

وما علینا الا البلاغ!

درخواست دعا۔ خاکسار کے خسر چوہدری غلام محمد صاحب دکان کی چھت گر جانے کی وجہ سے سخت زخمی ہو گئے ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں
چوہدری احمد الحق انور کارکن دفتر الحکم جماعہ

احمدی والدین کو اپنے بچوں کیلئے رسالہ تشحیذ الاذہان ضرور منگوانا چاہیئے!

(از محترمہ سیّدہ اُمّ متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش۔ دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں۔ اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ! کہ اس اہم ضرورت کو تشحیذ الاذہان پورا کر رہا ہے خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو۔ اور جس غرض کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔

احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں!

(مہتمم اطفال)

رائے ونڈ میں ریلیف اور خدمت خلق کا کام

ستمبر کے شروع میں قیامت خیز بارش کے بعد نالہ روہی میں شدید طغیانی کی وجہ سے پانی کناروں سے اچھل کر تمام راجباہ میں پھیل گیا۔ جس نے میلوں میل علاقہ میں فصلوں اور مکانات کو شدید نقصان پہنچایا۔ بہت سی بستیاں تباہ ہو گئیں۔ نالہ روہی کا پانی راجباہ میں تباہی مچاتا ہوا رائے ونڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ریلوے سٹور پانی کی خاص زد میں تھا اور قصبہ رائے ونڈ کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ اس موقعہ پر تین کام فوری طور پر سر انجام دیئے گئے۔

اوّل:- جن بستیوں اور دیہات میں پانی ابھی نہیں پہنچا تھا اور پانی ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ انہیں قبل از وقت خبردار کر دیا گیا کہ وہ اپنے مال و جان کو محفوظ جگہوں پر پہنچا دیں۔ مقامی طور پر مقرر کردہ منتظمین کے ذریعہ مختلف اطراف کو اطلاعات بھجوا دیں جس پر لوگوں نے اپنے مال و اسباب کو محفوظ کر لیا۔ گھرے ہوئے لوگوں کے مال و اسباب بچانے کے لئے مناسب امداد دی گئی۔

دوم:- قصبہ رائے ونڈ اور ریلوے سٹور وغیرہ کی حفاظت کے پیش نظر پانی کا رخ تبدیل کیا گیا۔ اور قصور ریلوے لائن کو تین جگہوں سے توڑ دیا گیا جس سے قصبہ سیلاب کی زد سے محفوظ ہو گیا۔

سوم:- قصور ریلوے لائن تو پہلے ہی توڑ دی گئی تھی۔ سیلاب کے بپھرے ہوئے پانی نے آگے بڑھ کر رائے ونڈ اور پریم نگر کے درمیان لائن میں قریباً ایک میل لمبا شگاف ڈال دیا۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی۔ دور و نزدیک کے مسافر لاہور سے آنے والی گاڑیوں کے ذریعے یہاں پہنچے تو چانک ٹریفک معطل ہونے کے باعث آگے جانے سے رک گئے۔ مسافروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ خصوصاً ایسے مسافروں کی جن کے پاس سوائے ٹکٹ کے زادِ راہ ختم تھا۔ ان کے لئے مناسب مدد کا انتظام کیا گیا ان کے کھانے کا بندوبست کیا گیا۔ بعض ایسے مسافروں کو جنہیں زادِ راہ ختم ہونے کے باعث گھر تک پہنچنا مشکل تھا نقدی کی صورت میں مدد دی گئی۔ مریضوں کے لئے ادویات اور تیمار داری کا مناسب انتظام کیا گیا۔ قصور کی طرف جانے والے مسافروں کو سیلاب کے پانی سے گذرنے میں مناسب حال امداد دی جاتی رہی۔ ریلیف اور خدمت خلق کے کام کے سلسلہ میں تمام وہ مقامی معززین شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے دل کھول کر اس کارِ خیر میں تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔

خورشید احمد منیر (شاہد) واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ
حال وارد رائے ونڈ۔ ضلع لاہور

زمیندار بھائیوں سے شکوہ

فصلیں تو پک پکا کے عزیزوں میں بٹ گئیں
ہنگامۂ ربیع بھی خاموش ہو گیا
شکوے کا ہے مقام زمیندار بھائیو!
حصّہ خدا کے گھر کا فراموش ہو گیا؟

مساجد ممالک بیرون میں زمیندار و مزارع بھائیوں کی طرف سے ڈھ پیسہ فی ایکڑ سے ڈیڑھ آنہ فی ایکڑ چندہ کی توقع ہمیں فصل ربیع سے وابستہ تھی۔ اس کا جائزہ لینے پر امسال دفتر ہذا کو بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ زمیندار بھائی جلد ہی اس کی تلافی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا

میرے والد چوہدری جمال دین صاحب چک ۲۲ عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

رشیدہ دھوبیہ ربوہ

ناظر تعلیم کے اعلانات

ریلوے فائرمین } اسامیاں ۳۰۔ سہ سالہ ٹریننگ۔ دوران ٹریننگ وظیفہ -/۵۰ روپے ماہوار۔

فائرمین گریڈ سوم مقرر ہونے پر تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ متوسلین ریلوے ملازمین اور قبائلی امیدواران کے لئے خاص مراعات۔

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۱۰/۵۸ کو ۱۶ تا ۲۰۔ درخواستیں ایک روپیہ کی مجوزہ فارم مع مصدقہ نقول سندات ۳۱/۱۰/۵۸ تک بنام
Deputy General manager (Personnel)
N. W. R. Head Quarters office
Eimpress Road Lahore
(پ۔ ٹ ۱۲/۹/۵۸)

ریلوے کلرک } واچ اینڈ وارڈ مین گریڈ دوم کی ۱۵ خالی اسامیاں۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواروں کے لئے خاص مراعات۔ انٹرویو کے بعد امتحان مضمون انگریزی سینٹر لاہور۔

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ مگر ایف اے کے لئے یہ شرط نہیں عمر ۲۵/۱۰/۵۸ کو ۱۸ تا ۲۵۔ بصورت گریجوایٹ ۳۰ تک

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں مع مصدقہ نقول سندات ۲۵/۱۰/۵۸ تک بنام Deputy General manager (Personnel) N. W. R. Head Quarters office. Empress Road Lahore (پ۔ پ ۱۵/۹/۵۸)

ڈسپنسروں کا امتحان } زیر اہتمام ویسٹ پاکستان میڈیکل فیکلٹی ڈسپنسروں کا سپلیمنٹری تحریری امتحان ۳۰/۹/۵۸ کو ۸ بجے صبح لاہور پشاور و کوئٹہ میں ہو گا۔ عملی امتحان ۱/۱۰/۵۸ سے شروع ہو گا (پ۔ ٹ ۱۵/۹/۵۸)

وظائف اٹک آئل کمپنی } غیر ملکی ٹریننگ کے لئے تین وظائف برائے مکینکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ و پیٹرولیم انجینئرنگ مالیت وظیفہ ۵۰۰ پونڈ سالانہ۔ تعلیمی فیس اور اخراجات سفر علاوہ انٹرویو راولپنڈی میں فارم درخواست اور دیگر کوائف کے لئے بنام
The Attock oil CO: LTD: Rawal Pindi
شرائط: آنرز ڈگری۔ عمر ۳۰ سے زائد (پ۔ ٹ ۱۶/۹/۵۸)

ایس ای اے ٹی او وظائف } غیر ملکی تعلیم کے ۱۲ وظائف۔ یکسالہ ہوائی سفر آمد و رفت کا کرایہ، فیس و کتب علاوہ ماہوار الاؤنس گذارہ۔ قواعد، فارم درخواست اور دیگر معلومات ڈاکٹر ایم آر چوہدری اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر۔ وزارت تعلیم کراچی سے حاصل ہوں۔ اور مکمل درخواست ان کے نام ۱/۱۰/۵۸ تک لازم (پ۔ ٹ ۱۶/۹/۵۸)

امتحان مقابلہ } نائینٹیس دیگر پاکستان سروسز کا امتحان فیڈرل پبلک سروس کمشن کے زیر اہتمام ۲۲/۹/۵۸ تا ۱۴/۱۰/۵۸ ڈھاکہ لاہور و کراچی میں ہو گا (پ۔ ٹ ۱۶/۹/۵۸)

سالانہ اجتماع کے متعلق ضروری اطلاعات ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء

سالانہ اجتماع کے بارہ میں قائدین مجالس کو تفصیلی ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع آنے کی آخری تاریخیں درج کی جاتی ہیں۔ قائدین مجالس مقررہ تاریخوں کے اندر اندر مطلوبہ کوائف سے مرکز کو مطلع کریں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کے نام	۱۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء
۲۔ ورزشی مقابلوں میں شامل ہونیوالوں کے نام	۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء
۳۔ علمی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے نام	۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء
۴۔ تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالوں کے نام	یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء
۵۔ اجتماع میں شامل ہونیوالوں کی تعداد	۲۵ ستمبر ۱۹۵۸ء

([illegible])

روس ـ عہد شکنیوں اور وعدہ خلافیوں کا مرقع

(منقول از نوائے وقت)

(۲)

اکتوبر ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے کہ اس کاغذی حصار کو شعلوں کو لپکتے شعلوں کی نذر کر دیا گیا۔ لتھونیا کے وزیر اعظم کو خالص ہٹلر شاہی انداز میں ماسکو طلب کیا گیا اور اس سے جبراً ایک ایسی دستاویز پر دستخط کروائے گئے جس کے ذریعہ روسیوں کو اس کے ملک کی سرزمین پر فوجی اڈے قائم کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی تھی۔ اس معاہدے کی دفعہ ۷ میں داخلی معاملات میں دخل نہ دینے کا پھر اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سٹالن اور ہٹلر کے خفیہ معاہدے کی تکمیل کے لئے راستہ ہموار ہوتا گیا اور ڈرامے کا آخری ایکٹ یہ تھا کہ جون ۱۹۴۰ء میں روس نے لیتھونیا کی آزاد حکومت کو مستعفی ہونے کا حکم دے دیا اور ایک ماہ بعد روسی فوجیں اس ملک پر قبضہ جما چکی تھیں۔ لٹویا اور اسٹونیا کے قصے تفصیل سے بتانے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ ان پر بھی بھی ٹھیک وہی گذری جو لتھونیا پر بیت چکی تھی۔

اس سلسلے میں روس کا اگلا وار فن لینڈ پر تھا۔ لیکن یہاں روس کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے بلقانی ممالک کی مانند روس کا آسانی سے شکار بننے سے انکار کر دیا فن لینڈ کا حال یہ تھا کہ روس میں لینن کے برسر اقتدار آتے ہی اس کی مکمل آزادی کو اس کے ہمسائے نے تسلیم کر لیا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں روس نے فن لینڈ سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا اور ہنوز وہ نافذ العمل تھا کہ ... فوج اس کی سرزمین کو روند رہی تھی۔ فن لینڈ بیچارے نے تین ماہ تک روس کی جابر قوت کے سامنے مردانہ وار جرأت و ہمت کا ثبوت دیا اور مقدور بھر اپنی آزادی کو اس کی دست برد سے بچانے کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ لیکن آخرکار اس غریب کو قوت کے سامنے سپر ڈالنی پڑی اور اپنے کئی علاقے اور بحری اڈے ظالم فاتح کے سپرد کرنے پڑے۔

۱۹۲۰ء میں جابر و قاہر روس نے پولینڈ کو فوجی قوت کے زور سے زیر نگیں کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہ ہو سکی۔ اگلے سال ۱۹۲۱ء میں اس نے پولینڈ سے امن و صلح کا ایک معاہدہ کیا جس میں پولینڈ کی آزادی کو تسلیم کیا اور دونوں ممالک کی سرحدیں متعین کر دیں۔ ۱۹۳۲ء میں روس نے اس سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا۔ اس سے اگلے سال اس کنونشن پر دونوں ملکوں نے دستخط کئے جس میں جارحیت کی جامع تعریف کی گئی تھی۔

روس نے ۱۹۳۹ء میں ان معاہدوں اور وعدوں کو دھتا بتاتے ہوئے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اس خفیہ معاہدہ شکن پیمان کا عملی مظاہرہ تھا جو ہٹلر اور سٹالن کے درمیان پولینڈ کو ختم کر کے اس کے حصے بخرے کر لینے کے بارے میں پہلے طے پا چکا تھا۔

روس نے جنوری ۱۹۴۲ء میں منشور اوقیانوس پر دستخط کئے اور یہ عہد کیا کہ "وہ کوئی علاقائی یا غیر علاقائی بالادستی حاصل نہیں کرے گا اور کوئی ایسی علاقائی تبدیلی نہیں کرے گا جو متعلقہ عوام کی آزادانہ خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اور ہر ایک ملک کا یہ حق تسلیم کرتا رہے گا کہ وہ اپنے لئے جس طرح کی حکومت چاہیں منتخب کریں۔ اس کے بعد دو سال سے کم عرصہ گذرا تھا کہ روس نے تہران میں اس پختہ عہد کی تجدید کی۔

روس نے ان تمام پختہ عہد و پیمان کے وسیع ترین اور ہمہ گیر پیمانے پر پرخچے اڑائے۔ اس نے یورپ کے اور ایشیاء کے کروڑوں باشندوں کی آزادیاں سلب کیں۔ انہیں تاخت و تاراج کیا اور اپنی مرضی کی حکومتیں ان پر جبراً مسلط کیں۔ انسانیت کی ساری تاریخ نے وعدوں اور معاہدوں کی ظالمانہ خلاف ورزی اس سے پہلے کب دیکھی ہوگی؟

روس پر جرمنوں کے حملے کے بعد روسیوں نے وزیر اعظم سکورسکی کی قیادت میں جلاوطن پولش حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس سے دوستی اور امداد کے معاہدے پر دستخط کئے۔ لیکن اپریل ۱۹۴۳ء میں روسیوں نے سکورسکی کی حکومت سے تعلقات منقطع کر لئے اور بعد میں پولینڈ کے کمیونسٹوں کے ایک گروہ کو "پولش حکومت" کا نام دے کر تسلیم کر لیا۔

یالٹا میں امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اور روسی آمر سٹالن کے درمیان جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں سٹالن نے پولینڈ میں قطعی آزاد اور کسی مداخلت کے بغیر انتخابات کرانے کا عہد کیا۔ یہ انتخاب دو سال بعد ہوئے ضرور، مگر جس طریقہ سے ہوئے وہ غیر کمیونسٹوں کے خلاف دہشت اور تشدد کی ہمہ گیر مہم دھاندلی اور مکر و فریب کی طویل داستان ہیں۔

جنوری ۱۹۴۲ء میں برطانیہ، روس اور ایران کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا۔ جس کے تحت طے پایا کہ جرمنی سے جنگ ختم ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر ساری اتحادی فوجیں ایران سے نکل جائیں۔ اس کانفرنس میں سٹالن نے چرچل اور روزویلٹ سے مل کر ایران کی علاقائی سالمیت کی ضمانت دی۔

اس معاہدے پر یوں عمل ہوا کہ جرمنی سے جنگ ختم ہوئے چھ مہینے گزر گئے بلکہ اس کے بعد مزید طویل زمانہ گزر گیا۔ تو بھی روسی فوجیں ایران میں مقیم رہی تھیں ان فوجوں کی موجودگی کے رعب سے اور انہی کے بل پر ایران کے صوبہ آذربائیجان میں کمیونسٹ حکومت قائم کر دی گئی۔ اور جب ایرانی فوجیں باغیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئیں تو روسی فوج علانیہ ہتھیار سنبھال کر میدان میں آ گئی آخر اقوام متحدہ نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا اور صدر ٹرومین نے اعلان کیا کہ ایران کی خود مختاری کے تحفظ کے لئے امریکی فوج کو میدان میں آنا پڑے گا۔ تب کہیں جا کر روس کو اپنی فوجیں ایران سے ہٹانا پڑیں۔

۱۹۴۳ء میں ماسکو میں کانفرنس ہوئی۔ جس میں یہ عہد کیا گیا کہ چونکہ آسٹریا پہلا ملک ہے جو ہٹلر کی جارحانہ یلغار کا نشانہ بنا ہے۔ اس لئے جنگ کے خاتمہ پر اسے ایک آزاد اور خود مختار جمہوری مملکت کے طور پر از سرِ نو بحال کیا جائے گا۔ لیکن غریب آسٹریا کو اپنی آزادی کی مراد پانے کے لئے جنگ کے بعد مزید دس سال تک انتظار کرنا پڑا۔ اس طویل عرصے میں روسی فوج اس کے ایک خاصے حصے پر اپنے اسلحہ اور سامان کے بل پر مسلط رہی اور اس ملک کے باشندوں کو قید اغوا، جبر اور ہراس کا مسلسل نشانہ بنائے رکھا ۱۹۵۵ء تک روسی فوجیں یہاں سے نہیں نکلی تھیں۔

یالٹا کانفرنس میں روس نے عہد کیا کہ وہ خالص جمہوری روایات اور عوام کے حق خود اختیاری کے احترام کی بنیاد پر یورپ کو بحال کرے گا۔ لیکن مشرقی یورپ اور جرمنی کے روسی منطقے میں اس اعلان کی جس طرح دھجیاں بکھیری گئیں وہ سب کو یاد ہے۔

پوٹسڈم میں جولائی و اگست ۱۹۴۵ء میں جو کانفرنس ہوئی تھی وہ در اصل یالٹا کے فیصلوں ہی کا اعادہ تھی۔ جس میں اخبارات اور تقریر کی آزادی اور ہر ایک کے لئے مساوی حقوق کا عہد کیا گیا تھا۔ لیکن روسیوں کی جانب سے اس پر یوں عمل ہوا۔ کہ جہاں کہیں روسی فوج قابض تھی . . . .

. . . .

. . . . وہاں روسیوں نے واحد پارٹی (کمیونسٹ) کی آمریت مسلط کی۔ غیر کمیونسٹ تنظیموں کو تباہ کر دیا۔ ہر فرد کو اس کے تمام تر حقوق سے محروم کیا اور دہشت و تشدد کا ایک ایسا سلسلہ جاری رکھا۔ جس کی کوئی انتہا یا حد نہیں تھی۔

روس نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ جرمنی کو مجموعی طور پر اقتصادی اور سیاسی وحدت قرار دے دیا جائے۔ لیکن اس عہد کے فوراً بعد اس نے اپنے مقبوضہ جرمنی کی سرحد بند کر دی اور اسے ایک جداگانہ آہنی پردے کا ملک بنا ڈالا۔

روسیوں نے طے کیا کہ سابقہ جرمنی اور سارے برلن پر چاروں طاقتوں یعنی فرانس، امریکہ، برطانیہ اور روس کی حکومت رہے گی۔ لیکن روسیوں نے اتحادی کنٹرول کونسل کو تخریبی کارگزاریوں کی زد پر رکھ لیا اور مشرقی جرمنی اور مشرقی برلن میں کمیونسٹوں کی کٹھ پتلی حکومتیں مسلط کر دیں۔

۱۹۴۴ء کے آخر اور ۱۹۴۵ء کے آغاز میں بلغاریہ، رومانیہ اور ہنگری سے صلح کے معاہدے ہوئے اور پوٹسڈیم کانفرنس میں طے ہوا کہ ان ممالک پر تینوں بڑے ممالک کے اتحادی ہائی کمان کا مشترک عمل دخل رہے گا۔ مگر ہوا یہ کہ ان اتحادی ہائی کمانوں کے روسی نمائندوں نے باقی ساتھیوں کے انتظامی معاملات کو محض معطل کر کے رکھ دیا اور آہستہ آہستہ ان تینوں ممالک پر تنہا کنٹرول کر لیا۔ آخر میں ان تینوں ملکوں میں کٹھ پتلی حکومتیں قائم کر کے انہیں زیر نگیں کر لیا۔

قاہرہ کانفرنس میں طے پایا تھا کہ جاپان نے چین کے جس جس علاقے پر قبضہ کر لیا ہے وہ جمہوریہ چین کو واپس کر دئے جائیں۔ یالٹا میں روس نے عہد کیا کہ وہ صرف چیانگ کائی شیک کی حکومت سے معاملہ کرے گا

لیکن روس نے منچوریا سے اپنی قابض فوجیں ہٹاتے وقت یہ علاقہ اس کا انتظامی کنٹرول اور بڑی مقدار میں اسلحہ جمہوریہ چین کے دشمنوں ـــ کمیونسٹوں ـــ کے حوالے کر دیا اور باقاعدہ قائم حکومت کے خلاف جنگ میں انہیں مکمل ترین مدد بہم پہنچائی۔

(باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن متوجہ ہوں

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء کو راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ اس ڈویژن کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اور اسے کامیاب بنائیں۔ قائدین اضلاع گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ سرگودھا خاص طور پر اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے ضلع کی مجالس سے زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

الیکشن میں حصہ لینے والی ہر جماعت دستوری اعتبار سے ایک لادینی نظام ہی کی پرداخت اور تعمیر میں اپنی صلاحیتیں صرف کرے گی۔" (ایشیا ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

اب ہفت روزہ ایشیا کے اسی پرچہ کا مقالہ افتتاحیہ پڑھئے جو اس طرح شروع کیا گیا ہے:-

"قائد اعظم کی قیادت اور رہنمائی میں برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے لئے ایک آزاد مملکت کے حصول کی جنگ لڑی اور فتح حاصل کی۔ قائداعظم نے قوم کے سامنے ایک آزاد اسلامی ریاست کا نقشہ پیش کیا اور مسلمانوں کو یقین دلایا کہ پاکستان میں قرآن و سُنّت کا آئین نافذ ہوگا۔ معیشت و سیاست تہذیب و معاشرت کے خطوط اسلام کے رہنما اصول کی روشنی میں وضع کئے جائیں گے۔ یہ تخیل اتنا جاندار تھا۔ اور اس میں اتنی کشش تھی کہ غیر منقسم ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں نے اسے اپنے دلوں کی دھڑکن بنا لیا۔ اور اس کے حصول کے لئے تاریخ کی بے نظیر قربانی پیش کی۔" (ایشیا ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

دیکھا آپ نے اس کو کہتے ہیں "بندرابن" یعنی "قلابازی کی صفائی" یعنی "ایک ہی سانس میں گرم و سرد ہوا پھونکنا" دین میں یہ بادنمائی کس نے سکھائی ہے؟ سیاست نے! یہ مقالہ افتتاحیہ مولانا ملک نصراللہ خان عزیز کا جو آجکل مولانا مودودی کے (Chief ....) ہیں لکھا ہوا ہے اور تمام کا تمام اسی قسم کی مغالطہ انگیزیوں سے مرصّع ہے۔ اگر تحریک پاکستان ایسی ہی قرآن و سنت کی حامل تھی تو مولانا مودودی نے خود کو اور اپنی جماعت کو ستّکہ میں ووٹ دینے سے کیوں روکا تھا؟ مولانا کی تصنیف "سیاسی کشمکش" حصہ سوم کے مختصر سے حوالے ملاحظہ فرمائیے:-

"پہلے دعوت کو لیجئے۔ انکے ذمہ دار لیڈروں کی تقریریں، ان کی نمائندہ مجالس کی قرار دادیں، ان کے کارکنوں کی باتیں۔ ان کے اہلِ قلم کی تحریریں، سب کی سب اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ ان کی دعوت اصل میں ایک قوم پرستانہ دعوت ہے، یعنی ان کی پکار اسلام کے نصب العین کی طرف نہیں ہے بلکہ اس طرف ہے کہ ان کی قوم متفق و متحد ہو کر ہندو قوم کے مقابلہ میں اپنے دنیوی مفاد کی حفاظت کرے۔" (سیاسی کشمکش سوم صفحہ ۱۰۱)

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں، نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آ رہا ہے۔ اس لئے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے، نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دیکر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابلِ داد ہے۔"

(سیاسی کشمکش سوم صفحہ ۱۰۵ و صفحہ ۱۰۶)

آخری سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایسی جماعت سے جو اس طرح کھلم کھلا بازیگری کا کمال دکھا رہی ہو کسی دینی خیر کی امید ہو سکتی ہے؟ کیا مودودی جماعت کا کوئی فرد ہے جو اس معمہ کو حل کرے؟ یاد رکھیے عقاید بدل سکتے ہیں لیکن واقعات نہیں بدل سکتے۔ ایمانداری کی بات یہ تھی کہ ان دونوں میں سے ایک کا اعتراف کیا جاتا:-

(۱) یہ کہ تحریک پاکستان کے متعلق مودودی صاحب کا اندازہ سراسر غلط تھا اور انہوں نے "سیاسی کشمکش" میں جو کچھ لکھا ہے وہ تمام تر مغالطہ خوردگی پر مبنی ہے (جھوٹ نہ سہی)

(۲) یہ کہ تحریک پاکستان تھی تو لادینی تحریک اور پاکستان لادینی مقاصد کے لئے ہی حاصل کیا گیا تھا مگر اب ہم کوشش ...

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— ڈویژنل آفس ملتان

ٹنڈر نوٹس

(ا) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کے بارہ بجے دن تک شیڈول ریٹ کے مطابق نئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز ہی پونے ایک بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	عرصہ تکمیل کام
۱	ریلوے ہسپتال بہاولنگر میں واٹربورن سینی ٹیشن بنانا۔	پانچ ہزار روپیہ	یکصد روپیہ	دو ماہ
۲	ریلوے ریسٹ ہاؤس بہاولنگر میں واٹربورن سینی ٹیشن بنانا۔	پانچ ہزار روپیہ	یکصد روپیہ	دو ماہ
۳	ریلوے ہسپتال ملتان میں فلشنگ کے انتظامات کرنا۔	پچیس ہزار روپیہ	پانچصد روپیہ	چار ماہ

(ب) ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جو میرے دفتر سے ۲۷ ستمبر کے گیارہ بجے دن تک ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو چار روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

(ج) مفصل ٹنڈر نوٹس مع شروط و ہدایات وغیرہ درخواست کرنے پر میرے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

(د) غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ٹنڈروں کے ساتھ اپنی مالی وسعت اور سابقہ تجربہ کے متعلق مصدقہ سرٹیفکیٹ بھی منسلک کریں۔ ورنہ ان کے ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ——— ملتان

775-W/6/2

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بچہ عزیزم آفتاب احمد سیالکوٹ میں سخت بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (عبدالسلام اختر ایم۔اے ربوہ)

ہم کرتے ہیں کہ دوسروں کی محنت کا فائدہ اٹھایا جائے اور اس کو دینی ریاست بنایا جائے۔

صداقت شعاری اور عدل و انصاف کی بات کہنا آج بھی کوئی ایسی مشکل بات نہ تھی۔ مگر اُف ری سیاست تیرا ستیاناس۔

الیس منکم رجلٌ رشید؟